رابطہ

سید عثمان غنی راشد

سید عثمان غنی راشد

(سوانحی خاکہ)

ولادت

۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء بمقام بھاولپور۔

تعلیم

(۱) ۱۹۵۲ء ۔ .S.D ہائی اسکول بھاولپور سے میٹرک

(۲) ۱۹۵۴ء ۔ .S.E کالج بھاولپور سے انٹر

(۳) ۱۹۵۶ء ۔ S.M آرٹس کالج ۔ کراچی سے B.A

(۴) کراچی یونیورسٹی سے .B.A.LLB

گلاؤٹھی کا سفر

کئی بار گلاؤٹھی گئے ۔ ۱۹۴۵ء میں گئے اور ۱۹۴۶ء میں بھاولپور واپس آئے

اندراج

(۱) ۱۹۵۸ء (اکتوبر) ۔ ماتحت عدالت میں بحیثیت ایڈووکیٹ

(۲) ۱۹۶۱ء ۔ عدالت عالیہ میں بحیثیت ایڈووکیٹ

(۳) ۱۹۶۷ء ۔ عدالت عظمیٰ میں بحیثیت ایڈووکیٹ

عدالتی تقرریاں

(۱) ۱۹۷۱ء (دسمبر) بحیثیت اسسٹنٹ ، ایڈووکیٹ جنرل

(۲) ۱۹۷۸ء (جنوری) بحیثیت ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل

(۳) ۱۹۷۸ء ۔ بحیثیت ایڈووکیٹ جنرل (سندھ)

پرائیوٹ پریکٹس

۱۹۸۰ء (مارچ) میں ایڈوکیٹ جنرل (سندھ) کے عہدہ سے استعفیٰ دیا اور پرائیوٹ پریکٹس شروع کردی اور اس میں اتنی شہرت حاصل کی کہ اب متعدد اہم قومی اداروں کے پینل پر ہیں ۔ ان اداروں میں PSO، BEL، UBL، HBL، PICIC اور Engineering Consutants شامل ہیں ۔ متعدد معرکتہ الآرا کیسوں میں عمدہ طریقہ سے قانونی پیروی کی ہے ۔

تدریس

۱۹۸۲ء سے S.M.Govt. Law College میں قانون کی کلاسیں لے رہے ہیں ۔

بیرونی سفر

۱) ۱۹۸۹ء میں پہلا غیرملکی طویل سفر کیا جس میں یورپ ریاستہائے متحدہ امریکہ کنیڈا اور جنوبی امریکہ کے متعدد شہروں میں گئے مثلاً لندن ۔ واشنگٹن ۔ میامی ، لاس اینجلس ، سان ڈیاگو نیویارک ، ٹورنٹو ، ہیلی فیکس ، مانٹریال ، کراکز ، ویلنسیا ، مارگریٹا اور واپسی براستہ ہالینڈ ، اس سفر میں USA اور کینڈا کی سرحد پر واقع دریائے نیاگرا کے بین الاقوامی شہرت کے NIAGARA FALL پر بھی گئے

۲) ۱۹۹۶ء ۔ فرینکفرٹ (جرمنی) اور نیوجرسی (امریکہ)

۳) ۱۹۹۷ء ۔ میاں بیوی دونوں نے ایک ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی

۴) ۱۹۹۸ء ۔ زیورخ ۔ نیوجرسی وغیرہ

۵) ۱۹۹۹ء ۔ ہانگ کانگ ۔ منیلا (فلپائن) وغیرہ

"رابطہ" کی اشاعت : چند رہنما اصول

۱۔ ممبران ادارہ کی ذہنی تربیت ۔ ان میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنا اور برادری کے شعراء اور اہل قلم خواتین و حضرات کی ہمت افزائی کرنا ۔

۲۔ برادری کے مرحوم بزرگوں اور دانشوروں کے کارناموں کو اجاگر کرنا ۔

۳۔ ممبران ادارہ سے متعلق زیادہ سے زیادہ خبریں شائع کرنا مثلاً شادیاں ، اموات ، ولادتیں ، بچوں کی سالگرہ یا دوسری خوشیاں طلباء و طالبات کی امتحانات میں نمایاں کامیابی ، برادری کے کسی فرد کا قومی خدمت کے سلسلہ میں کوئی نمایاں کارنامہ ، سعادت حج بیت اللہ وغیرہ

۴۔ اس کا خیال رکھنا کہ "رابطہ" کی کوئی تحریر ادارہ کے اغراض و مقاصد سے نہ ٹکرائے

۵۔ مذہبی منافرات و فرقہ واریت سے مکمل اجتناب برتنا ۔

۶۔ برادری کے مختلف شعبوں سے متعلق نمایاں افراد کے انٹرویو شائع کرنا

۷۔ نوجوان نسل میں خاندانی رشتوں کے سلسلہ میں آگاہی کو فروغ دینا

۸۔ مضامین میں تنوع برقرار رکھنا ، دینی ، معاشرتی ، ثقافتی ، تعلیمی ، معاشی سیرت و تاریخ وغیرہ کے مضامین میں اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھنا ۔

۹۔ مجلس منتظمہ کے معاشرتی بہبود کے سلسلے میں فیصلوں کو "اداریہ" کے ذریعہ موثر انداز میں پیش کرنا ۔

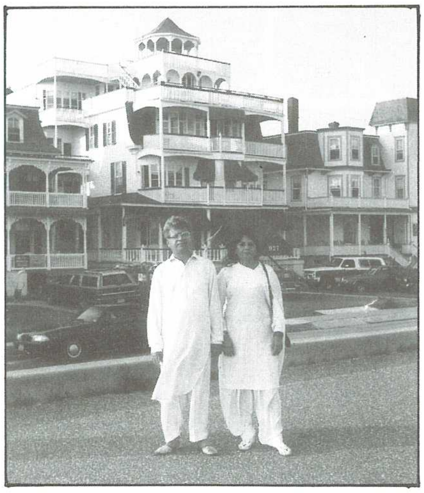

سید عثمان غنی راشد و بیگم واشنگٹن ۔ امریکہ میں (۱۹۸۹ء)

رابطہ

سہ ماہی نیوز لیٹر

ادارۂ اخوان السادات گلاوٹھی (رجسٹرڈ)

اشاعت مخصوص برائے ممبران

شمارہ - ۱۵

جنوری ۲۰۰۰ء

مدیر :

سید ضیاء الدین جامعی

معاونین :

محترمہ عشرت آفتاب

سید خرم نظام

مجلس منتظمہ :

صدر :

سید محبوب حسن واسطی

نائب صدر :

سید اظہار رحمت

محترمہ ریحانہ سیف

معتمد :

سید صفدر علی

نائب معتمد :

سید عابد علی عابد

سید ضیاء الدین جامعی

خازن :

سید وسیم الدین ہاشمی

پبلسٹی سیکریٹری :

سید خرم نظام

ممبران :

سید احمد

سید عثمان غنی راشد

ڈاکٹر سید ظفر زیدی

سیدہ صبیحہ انجم

سید عرفان رحمت

سید سیف الدین احمد

سیدہ ثمینہ جعفری

سید معروف حسن واسطی

سید احمر نظام

سید بدر عالم زیدی

اداریہ

جملہ ممبران ادارہ اخوان السادات - گلاوٹھی کو عید سعید کی خوشیاں مبارک ہوں ان خوشیوں میں ہمیں اپنے ادارہ کے ماضی کے ان ایام کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے جب ۱۹۸۴ء کی تنظیم نو کے دوران ایڈہاک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا اور جب ہم اپنے اس اجتماعی بہبود کے فلاحی ادارہ کے وجود و بقاء کے لئے سرگرم عمل تھے -

اس تنظیم نو کے بعد ۸ عہدیداران اور ۱۵ ممبران پر مشتمل پہلی مجلس منتظمہ جو ۱۹۸۵ء کے انتخابات کے نتیجہ میں جناب سید محمد احمد واسطی (مرحوم) کی سربراہی میں وجود میں آئی اس کے خازن جناب سید محمد کفیل (مرحوم) نے اپنے ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء کے ایک عام مکتوب میں ممبران ادارہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا:-

"گزشتہ سال ۱۹۸۵ء میں ادارہ اخوان السادات گلاوٹھی کراچی کی ایڈہاک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا اور احقر کو "خازن" کی ذمہ داری سونپی گئی - اس وقت تک ادارہ کے بینک اکاونٹ میں مبلغ =/1452 روپے اور معتمد ایڈہاک کمیٹی جناب سید احمد صاحب کے پاس مبلغ =/172 روپے بصورت نقد تھے لیکن یہ ایک انتہائی حوصلہ افزا اور خوش کن عمل ہے کہ ایک سال کے قلیل عرصہ میں ادارہ کی مالی حیثیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور اس میں استحکام پیدا ہوا - نتیجتاً اس وقت یعنی ۳۰ جون ۱۹۸۶ء تک ادارہ کے اکاؤنٹ میں تمام اخراجات نکال کر مبلغ =/87,729 روپے بنک میں جمع ہیں "-

اب فرق اس طرح ملاحظہ فرمائیں کہ موجودہ خازن ادارہ جناب سید وسیم الدین ہاشمی نے ۹ نومبر ۱۹۹۹ء کی سالانہ جنرل باڈی میٹنگ میں جو نائب صدر ادارہ محترمہ ریحانہ سیف کے گھر واقع نارتھ ناظم آباد منعقد ہوئی ادارہ کے مالی اثاثوں کے متعلق فرمایا کہ وہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں -/24,97,805 روپے تھے (جبکہ گزشتہ دو مالی سالوں میں بالترتیب -/23,79,800 روپے اور -/19,08,207 روپے رہے) جس میں -/15,52,468 روپے سے حکومت کی مختلف بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری کی ہوئی ہے -/8,88,030 روپے قابل وصولیابی ہیں اور -/53,307 روپے بنک کیش ہے -

یہی ادارہ کی گزشتہ ۱۳ سالہ سفر کی مختصر داستان ہے کہ بہت سے فلاحی کام جن کے کرنے کا ہم پہلے تصور بھی نہ کر سکتے تھے اب الحمد للہ کسی نہ کسی درجہ میں کر رہے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ یہ بات بہت زیادہ قابل اطمینان ہے - اس لئے کہ ہماری منزل ابھی بہت دور اور سفر بے حد کٹھن ہے جو ہم سے مستقل قربانیاں مانگتا ہے -

ادارہ ہر سال تقریب عید ملن میں ۴۰۰ افراد کے کھانے پر تقریباً -/50,000 روپے خرچ کرتا ہے - ممبران میں "رابطہ" کی مفت تقسیم و دیگر اخراجات اس کے علاوہ ہیں - ممبران ادارہ میں یہ تاثر عام ہے کہ عید ملن کا یہ خرچ ان کی پہلے کی کبھی دی ہوئی -/100 روپے سالانہ ممبر شپ فیس یا تاحیات -/1000 روپے ممبر شپ فیس سے ادا کیا جاتا ہے جو صحیح نہیں ہے - صحیح صورت حال یہ ہے کہ مجلس منتظمہ کے عہدیداران و ممبران (خواہ وہ موجودہ منتظمہ ہو یا سابقہ) یہ تمام اخراجات اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں (جیسا کہ ۱۰ جنوری ۲۰۰۰ء کی اس موجودہ تقریب عید ملن میں مجلس منتظمہ کے ہر رکن نے -/2000 روپے فی کس اپنی طرف سے ملا کر یہ خرچ ادا کیا ہے) اور وہ یہ بھاری خرچ کبھی ادارہ کے فنڈز پر نہیں ڈالتے - ادارہ کے فنڈز کو وہ ہمیشہ زیادہ مفید اہم اور ثواب کے کاموں مثلاً برادری کے غریب بیمار افراد کی طبی اعانت، مستحق طلباء و طالبات کی مدد، بیوہ خواتین میں سلائی مشینوں کی مفت تقسیم وغیرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں - اس خطیر رقم کا بوجھ اگر ہم ہر سال ادارہ پر ڈالتے تو اب تک ہم یہ ساری رقم کھا چکے ہوتے اور معاشرتی بہبود و ثواب کے کاموں کے لئے ادارہ کے پاس کچھ نہ بچتا -

اب سوال یہ ہے کہ اگر مجلس منتظمہ ہر سال یہ خرچ ادارہ کے فنڈز سے نہیں بلکہ اپنی جیب سے ادا کرتی ہے تو آپ جملہ ممبران ادارہ یا وہ افراد جو اس تقریب عید ملن میں شرکت کرتے ہیں اور ابھی تک ادارہ کے ممبر نہیں بنے ہیں ان کو بھی کیوں نہ آہستہ آہستہ اور بتدریج یہ خرچ اٹھانے کا عادی بنایا جائے - تقریب عید ملن میں -/20 روپے فی کس داخلہ فیس اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ہر سال یہ رقم آہستہ آہستہ اور بتدریج بڑھتی جائے گی - خوش دلی سے یہ رقم ادا کیجئے - خود بھی ادارہ کے ممبر بنئے اور اپنے تمام گھر والوں کو بھی اس کا ممبر بنایئے اور ادارہ کو عطیات دیجئے تاکہ ہمارا یہ اجتماعی بہبود کا سفر مستقبل میں بھی بخوبی اور حسن کے ساتھ چلتا رہے -

سیدہ فرناز جمال واسطی

پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں

خوش خلقی

مزاج کا چڑچڑا پن اور منہ بگاڑ کر کسی سے بات کرنا معاشرتی زندگی میں بد مزگی پیدا کرتا ہے جبکہ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے ملنا باہم محبت و احترام کا سبب بنتا ہے۔ اس میں بڑی برکت ہے اور اسکا بڑا ثواب ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ

(اور اچھی بات بھی صدقہ ہے)

یعنی یہ بھی صدقہ دینے کی طرح ثواب کا کام ہے کہ اچھی بات اچھے انداز میں کہی جائے چنانچہ آپ نے فرمایا

لا تحقرن من المعروف شیئاً و لو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق (مسلم)

(کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ اگر تم اپنے بھائی سے مسکرا کر مل لو تو یہ بھی نیکی ہے)

عبادت میں وقار

مسجد میں جماعت کھڑی ہو جائے تو اس خوف سے کہ کہیں ان کی رکعت نہ نکل جائے بعض لوگ جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد میں دوڑ لگاتے ہیں اور سانس پھولا ہوا ہانپتے ہوئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ شرعاً منع ہے اور وقار کے خلاف۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوھا و انتم تسعون واتوھا و انتم تمشون (بخاری)

(جب نماز (جماعت) کھڑی ہو جائے تو تم اس میں شامل ہونے کے لئے دوڑ کر مت آؤ بلکہ اپنی چال چل کر آؤ)

یعنی اپنی اوسط و معمول کی چال نہ چھوڑو کہ اس میں وقار ہے۔ جماعت بلا شبہ اہم ہے مگر باوقار رہنا بھی تو اہم ہے۔

وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا (مسلم)

(باوقار رہو اور وقار کو نہ چھوڑو۔ پھر جماعت کے ساتھ نماز کا جو حصہ تمہیں مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو)

فان احد کم اذا کان یعمدا لی الصلوۃ فھوفی الصلوۃ

(اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کر کے چل پڑے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے) تو پھر مسجد میں دوڑ لگانے کا فائدہ؟

ایفائے عہد

وعدہ کر کے اسے پورا کرنا۔ معاہدہ کر کے اسکی پاسداری کرنا اور عہد کر کے اسے نبھانا اچھے کردار کی نشانی ہے جبکہ امانت میں خیانت کرنا۔ جھوٹ کو سچ سے ملانا۔ عہد کر لینا لیکن اسے نہ نبھانا یا باہم گرما گرمی ہو جائے تو گالیوں پر اتر آنا برے کردار کی نشانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں جمع ہو جائیں وہ پورا منافق ہے اور جس میں اس میں سے کوئی ایک ہو اس میں منافق کی ایک خصلت آگئی جب تک اسے چھوڑ نہ دے اور آپ نے تفصیل اس طرح بیان فرمائی۔

اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر (بخاری)

(۱۔امانت جب اس کے سپرد ہو تو خیانت کرے۔۲۔ اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔۳۔ اور جب کسی سے عہد کرے تو اسے نہ نبھائے اور اس کی خلاف ورزی کرے۔۴۔ اور جب گرما گرمی ہو جائے تو گالی پر اتر آئے۔

پڑوسی سے حسن سلوک

اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا، ان کے آرام و تکلیف کا احساس کرنا، ان کو دیتے لیتے رہنا۔ کوئی اچھی چیز آپ کے یہاں پکے اس میں سے انہیں بھیجنا کوئی چیز وافر مقدار میں آپ کے یہاں آئے پڑوسیوں کو اس میں شریک کر لینا یہ سب اچھے مسلمان مرد و عورت کی نشانی ہے۔ ایسا کرنے میں پڑوس میں باہم عزت و احترام پیدا ہوتا ہے۔ مسلمان عورت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ (بخاری۔ مسلم)

(اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کے لئے کسی تحفہ کو حقیر نہ جانے اگرچہ وہ بکری کا کھری ہو)

یعنی یہ ضروری نہیں کہ پڑوس میں کوئی بڑا ہی تحفہ بھیجا جائے۔ کم قیمت تحفہ بھی اگر محبت و خلوص سے دیا جائے تو اللہ پاک کے یہاں اس کی بڑی قدر اور اس کا بڑا معاشرتی فائدہ ہے۔ پھر اس تعلیم کو مرد و عورت اور بچوں سب کے لئے عام کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خیر الاصحاب عند اللہ تعالی خیرھم لصاحبہ و خیر الجیران عند اللہ تعالی خیرھم لجارہ (ترمذی)

(اللہ کے نزدیک وہ لوگ اچھے ہیں جو اپنے ساتھیوں

باقی صفحہ ۱۱

سید صفدر علی
سید خرم نظام

سپریم کورٹ بار کونسل کے نائب صدر (برائے صوبہ سندھ)
سید عثمان غنی راشد ایڈووکیٹ
سے خصوصی ملاقات

۵ دسمبر ۱۹۹۹ء یہ سید عثمان غنی راشد کے لئے نسبتاً کم مصروف دن تھا۔ لہذا ہم نے مناسب خیال کیا کہ ان سے خصوصی ملاقات کی درخواست کی جائے اور " رابطہ " کے قارئین کے لئے ان سے ان کی نجی زندگی، عدالتی مصروفیات اور ان کے خاندانی حالات سے متعلق بعض باتیں معلوم کی جائیں۔

سید عثمان غنی راشد ایسے باپ کے بیٹے ہیں جو قرآن مجید کے حافظ اور ایک انتہائی نیک طینت، خدا ترس، کم سخن، کم آمیز، سیدھے سادھے، سچے مسلمان تھے۔ حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتیوں کی جو بعض صفات و خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے اکثر کا ان کی زندگی میں مشاہدہ کیاجاسکتا تھایہی بات سید منصور عاقل کے والد حافظ قاضی سید حبیب اللہ (مرحوم) اور سید سیف الدین سیف کے والد حافظ سید حسام الدین احمد (مرحوم) اور بعض دوسرے بزرگوں کے متعلق بھی کہی جاسکتی ہے۔

وہ ایک ایسی ماں کے لائق سپوت ہیں جو بڑی مدبرہ، معاملہ فہم، بے ضرر، نیک طبیعت، خوش مزاج، بذلہ سنج اور عقل و دانش سے مالا مال خاتون تھیں۔ کیوں نہ ہو آخر گلاؤٹھی کے سر سید حافظ سید شفیع الدین (مرحوم) کی دختر نیک اختر تھیں اور اپنے والد محترم سے عقل و دانش کا خوب خوب حصہ پایا تھا۔ سید عثمان غنی راشد کو باپ سے ورثہ میں خدا ترسی ملی اور ماں سے معاملہ فہمی، خوش مزاجی اور بذلہ سنجی۔

ادارہ اخوان السادات، گلاؤٹھی کے لئے سید عثمان غنی راشد کی عظیم خدمات ہیں۔ وہ حقیقتاً ادارہ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ (۱) ۲۹ ستمبر ۹۵ کے ادارہ کے عام انتخابات میں تین سال کے لئے بلا مقابلہ صدر ادارہ منتخب ہوئے (۲) ادارہ کے سب سے زیادہ تاحیات ممبر بنائے۔ ان کے قریبی اعزہ میں

شادی سے پہلے (۱۹۵۷)

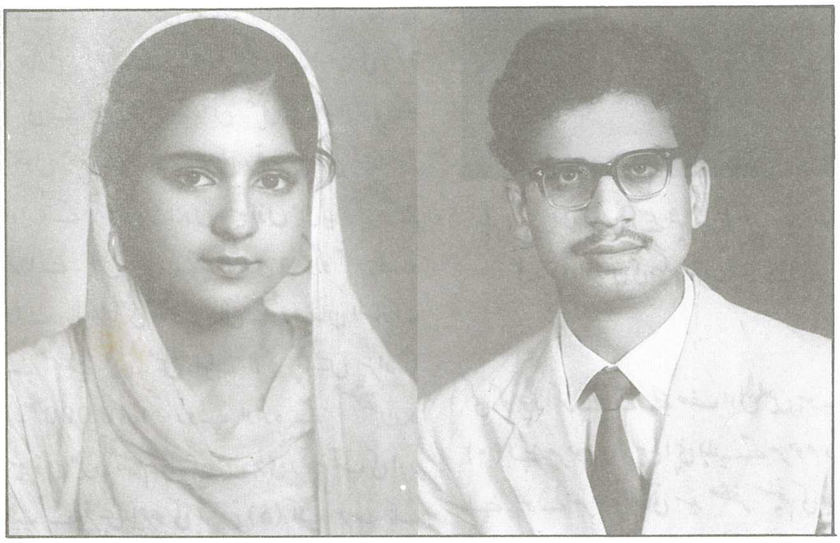

سید عثمان غنی راشد و آمنہ نزہت (ملکہ)

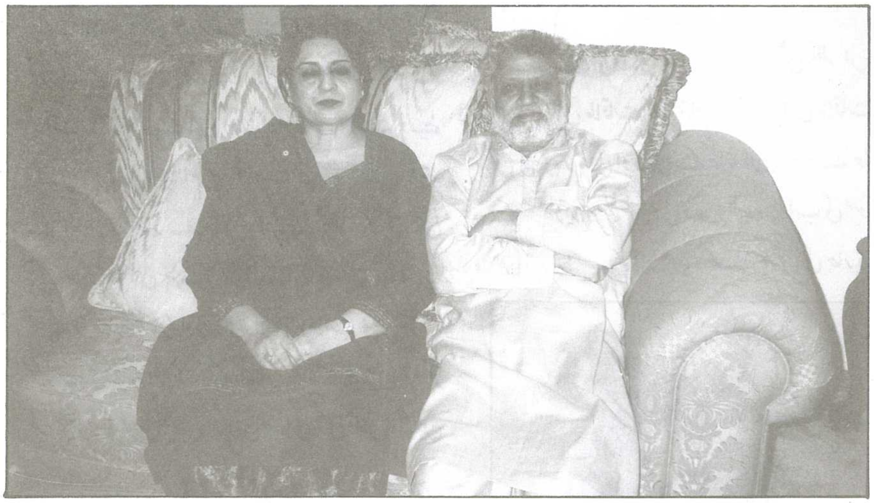

شادی کے ۳۶ سال بعد جدہ میں (۱۹۹۷ء)

امریکہ، کنیڈا کی سرحد پر واقع دریائے نیاگرا کے مشہور عالم آبشار Niagara Falls پر (۱۹۸۹ء)

کوئی ایسا فرد نہیں جو ادارہ کا تاحیات ممبر نہ ہو۔ یہاں تک کہ ۱۰ اگست ۹۷ کی مجلس منتظمہ کی ماہانہ نشست میں آپ نے اپنی چھ (۶) ماہ کی ننھی سی نواسی کو بھی تاحیات ممبر بنا دیا (۳) اسی ماہانہ نشست میں آپ نے ایک ہی دن میں پندرہ (۱۵) تاحیات ممبر بنائے اور اس طرح گویا -/15,000 روپے ادارہ میں جمع کرائے۔ (۴) آج کل آپ ادارہ کی زکوۃ کمیٹی کے سربراہ ہیں۔ اس کمیٹی کا کام ادارہ کے متمول حضرات سے زکوۃ کی رقوم وصول کرنا اور ادارہ کے غریبوں محتاجوں، بیواؤں میں یہ رقم تقسیم کرنا ہے۔ اس کمیٹی نے ۳۰ جون ۹۹ء کو ختم ہونے والے سال (یعنی گذشتہ سال کے رمضان المبارک کے مہینہ میں مبلغ ایک لاکھ چالیس ہزار) (-/1,40,000) روپے ادارہ کے مستحقین و بیواؤں میں تقسیم کیے جن میں بڑی رقوم آپ کی اور آپ کے قریبی اعزہ کی تھیں (۵) آپ عرصہ تک برادری کے نئے شادی شدہ جوڑوں میں قرآن پاک کے تحائف پیش کرتے رہے ہیں (۶) وقتاً فوقتاً تقریب عید ملن میں آپ برادری میں مختلف قسم کے تحائف تقسیم کرتے ہیں (۷) ادارہ کو عطیات دینے والوں میں آپ کا نام سرفہرست ہے۔ جولائی ۹۸ء کے اعداد و شمار کے مطابق آپ نے ادارہ کو مبلغ تین لاکھ چالیس ہزار (-/3,40,000) روپے عطیات دیئے (۸) ادارہ اخوان السادات ایجوکیشنل ٹرسٹ (Trust) کے قیام کے سلسلے میں ڈاکٹر سید ظفر زیدی کی طرح آپ کی مساعی بھی قابل تحسین ہیں۔ سادات برادری کی تعلیمی بہبود کا یہ منصوبہ جو نہ صرف موجودہ نسل بلکہ انشاء اللہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی بیحد مفید ہوگا توقع ہے ضروری قانونی کارروائی کے بعد فروری ۲۰۰۰ء سے رو بہ عمل ہوجائیگا (۹) اسکول کالج و یونیورسٹی میں زیر تعلیم برادری کے بعض طلبہ و طالبات کو بہتر نتائج کی بنیاد پر اور برادری کے بعض لائق افراد کو ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کی نمایاں قومی خدمات کی بنیاد پر آپ نقد انعامات دیتے رہے ہیں جب کبھی ادارہ کو کوئی کام کرتے ہوئے فنڈز کی کمی محسوس ہو یہ اس

بیگم و سید عثمان کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں سید منسوب علی زیدی اور ان کی بیگم محترمہ فیروز کے ساتھ

کمی کو پورا کرنے کے لئے صف اول میں ہوتے ہیں (۱۰) اپنے مرحوم والدین اپنی اہلیہ کے مرحوم والدین اپنے چھوٹے مرحوم بھائی سید مظفر سلیم کی یاد میں آپ نے صحت و تعلیم کے فروغ کے لئے ادارہ میں میموریل فنڈز قائم کئے ہیں۔

ان کی انہی خدمات کے پیش نظر ان سے اس تفصیلی ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ اس ملاقات میں ان کی نجی زندگی اور ان کے خاندان وغیرہ کے حالات کے متعلق جو گفتگو ہوئی وہ سوال و جواب کی صورت میں "رابطہ" کے قارئین کے لئے پیش کی جارہی ہے

سوال۔ عثمان صاحب! آپ اپنے کچھ خاندانی حالات بیان فرمائیں۔

جواب۔ میرے والد محترم کا اسم گرامی سید عبدالغنی اور والدہ محترمہ کا نام سیدہ نواب بانو تھا۔ یہ دونوں اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ میرے والد پیشہ کے اعتبار سے اکاؤنٹنٹ تھے اور ریاست بھاولپور میں مقیم تھے جہاں میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوا۔ ہمارے خاندان میں حفظ قرآن مجید سے خصوصی شغف رہا ہے۔ میرے دادا، میرے نانا اور میرے والد سب حافظ قرآن تھے مرحوم دادا بزرگوار کا نام حافظ سید رحمت علیؒ اور نانا مرحوم کا نام حافظ سید شفیع الدینؒ تھا۔ اسی طرح میرے دونوں تائے بھی حافظ قرآن تھے یعنی حافظ سید عبدالولیؒ (سید منظور علی محترمہ خورشیدہ و محترمہ کوثر کے والد) اور حافظ سید عبدالعلیؒ (پروفیسر حافظ سید عبدالحی طاہر کے والد) میرے چچا (سید اسد علی جعفری، سید زاہد علی، سید ارشد علی، سید راشد علی کے والد) سید عبدالمغنی بڑے خوش مزاج تھے کہ اپنی بذلہ سنجی سے لوگوں کا دل موہ لیتے تھے میری تین پھوپھیاں سیدہ مقبول فاطمہ، سیدہ محفوظ فاطمہ اور سیدہ کنیز فاطمہ تھیں۔

میرے دو ماموں سید ریاض الدین ریاض جو راجہ کے نام سے مشہور تھے۔ تدریس کے شعبہ سے وابستہ تھے اور اچھے شاعر تھے اور اسی طرح

دونوں میاں بیوی اپنی ممانی محترمہ اقلیم اختر (بیگم ڈاکٹر سید شمیم الدین مرحوم) کے ساتھ جو سب کے بائیں جانب ہیں۔ درمیان میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بیٹے ہمایوں شمیم اور بیٹی عائشہ شمیم مع صوفیہ (دختر سید فصیح الدین احمد) کنیڈا کے شہر Halifax میں

میرے دوسرے ماموں ڈاکٹر سید شمیم الدین جنہوں نے کنیڈا کی Halifax یونیورسٹی سے Ph.D کیا اور وہیں نفسیات کے استاد مقرر ہوگئے اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں جبکہ میرے ایک ماموں سید فصیح الدین Venezuela (جنوبی امریکہ) میں دوسرے ماموں سید رضی الدین دبئی میں تیسرے ماموں سید نسیم الدین ہاشمی سعودی عرب میں اور چھوٹے ماموں سید وسیم الدین ہاشمی کراچی میں ایک اکاؤنٹنگ فرم "ہاشمی ایسوسی ایٹس" کے پروپرائٹر ہیں۔

سوال۔ اپنے بہن بھائیوں کے متعلق کچھ بتائیں

جواب۔ میرے ایک چھوٹے بھائی سید مظفر سلیم ۱۹۵۵ء میں انتقال کر چکے ہیں اب ہم چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بہنیں سیدہ قمر شہناز (اہلیہ سید محمد احمد واسطی مرحوم) سیدہ عذرا کمال (اہلیہ سید نصرت کمال جعفری) اور سیدہ نسرین زیدی (اہلیہ سید آفتاب عالم زیدی و والدہ سید بدر عالم زیدی) اور بھائی پروفیسر سید عرفان رحمت، سید اظہار رحمت اور سید انجم پرویز ہیں بھائی عرفان کالج پرنسپل کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ اظہار رحمت بھی تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہے اور اب ریٹائرڈ ہیں۔

سوال بیگم آمنہ نزہت (ملکہ) سے کیسے شادی ہوئی۔ کچھ تفصیل بتائیں

جواب۔ ہم لوگ بھاولپور میں رہتے تھے۔ ملکہ ہمارے گھر سے کچھ فاصلہ پر میرے چھوٹے نانا سید نظام الدین مرحوم (برادر حافظ سید شفیع الدین و والد ایڈوکیٹ سید آصف جمیل) کے پڑوس میں رہتی تھیں۔ ہمارے بزرگوں کو خیال آیا کہ کیوں نہ اس پڑوس کے رشتہ کو خاندان کے زیادہ مضبوط رشتوں کی شکل دے دی جائے۔ چنانچہ اس رشتہ کی سلسلہ جنبانی شروع ہوگئی اور یہ رشتہ ہوگیا۔ کچھ یہی جذبہ اس وقت کارفرما تھا جب میرے ہم زلف ایڈووکیٹ سید آصف جمیل کے لئے ملکہ کی بہن اطہر نزہت کے رشتہ کی سلسلہ جنبانی ہوئی اور وہ رشتہ طے پاگیا تھا۔ ۱۹۶۱ء میں میری شادی ہوئی اور الحمد

بیٹی داماد ڈاکٹر سیدہ نائلہ حماد و سید حماد حسن واسطی۔ نیو جرسی۔ امریکہ (۱۹۹۹ء)

للہ ہماری ازدواجی زندگی انتہائی کامیاب ہے۔

سوال کچھ اپنی عدالتی زندگی کے بارے میں بتائیں

جواب۔ ۱۹۶۷ء میں پاکستان سپریم کورٹ میں بحیثیت ایڈوکیٹ میرا اندراج ہوا ۱۹۷۱ء تا ۱۹۸۰ء میں نے ملازمت کی اور مارچ ۱۹۸۰ء میں ایڈووکیٹ جنرل (سندھ) کے عہدہ سے مستعفی ہوا اور پرائیوٹ پریکٹس شروع کر دی اور بعض معرکتہ الآراء کیسوں میں قانونی پیروی کی۔ جب سے اب تک پرائیوٹ پریکٹس کر رہا ہوں اور بعض ممتاز قومی اداروں مثلاً حبیب بنک، یونائٹڈ بنک اور Picic وغیرہ کے پینل پر ہوں اور اپنے پیشہ میں اچھی شہرت کا مالک ہوں۔

بیٹی داماد نواسہ۔ سیدہ انیلہ فواد صدیقی۔ فواد احمد صدیقی فرزند عبدالقیوم صدیقی و فراز صدیقی

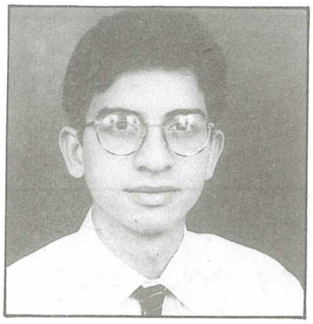

سید عثمان غنی راشد کے فرزند سید عاطف عثمان جو آج کل امریکی شہر شکاگو میں زیر تعلیم ہیں

شادی :

15-1-2000 ۔ نکاح سیدہ صادقہ ناز دختر سید عبدالمعبود ہمراہ الیاس حسین خان فرزند اقرار حسین خان

مبارکباد

۱۔ معتمد ادارہ سید صفدر علی کی صاحبزادی سیدہ صبا صفدر نے اس سال MBBS کے امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر سیدہ صبا صفدر ان کے والدین اور ان کے جملہ متعلقین کو بہت بہت مبارک ہو۔

۲۔ برادری کے بزرگ سید بدر الحسن واسطی (مرحوم) کے پوتے اور سابق ممبر مجلس منتظمہ سید نیر حسن واسطی کے فرزند سید عمر فاروق واسطی نے حفظ قرآن مجید مکمل کر لیا ہے۔ سید نیر حسن واسطی اور ان کے جملہ متعلقین کو بہت بہت مبارک۔

۳۔ ۱۶ نومبر ۹۹ کو سید ضمیر حسن واسطی کے یہاں نواسی (بریرہ) تولد ہوئی ہے۔ بچی کے والدین اشرف نیازی و بشریٰ اشرف اور ان کے جملہ متعلقین کو اسکی ولادت مبارک ہو۔ اللہ پاک صاحب نصیب بنائے (آمین)

۴۔ ۱۲ دسمبر ۹۹ سید شہزاد واسطی کو ان کے بیٹے حسام کی پیدائش پر مبارکباد

سید صفدر علی

ادارہ کی جنرل باڈی میٹنگ

آڈٹ شدہ سالانہ حسابات کی منظوری اور ادارہ سے متعلق دیگر بعض اہم امور پر غور و خوض کیلئے ادارہ اخوان السادات گلاؤٹھی کی سالانہ جنرل باڈی میٹنگ ۹ نومبر ۱۹۹۹ء نائب صدر ادارہ محترمہ ریحانہ سیف کے گھر واقع نارتھ ناظم آباد بعد نماز مغرب منعقد ہوئی جسمیں ممبران ادارہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی - جو چند اکابرین اس میٹنگ میں شریک تھے ان میں جناب مولنا سید محمد اصلح الحسینی، جناب سید احمد، جناب عبدالسلام اور جناب ڈاکٹر سید سعید اختر کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں بھاولپور سے جناب پروفیسر سید عبدالحی طاہر نے خصوصی طور پر اسمیں شرکت کی -

اجلاس کی ابتداء کلام پاک کی تلاوت سے ہوئی جس کے بعد خازن ادارہ جناب سید وسیم الدین ہاشمی نے ادارہ کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات جنرل باڈی کی منظوری کے لئے پیش کئے - ۳۰ جون ۹۹ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے آمد و خرچ سے متعلق بعض اہم نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب ہاشمی نے بتایا کہ مالی ادائیگیاں اس سال بھی گذشتہ سال کی طرح نقد کے بجائے بذریعہ چیک ہوئیں- اخراجات گذشتہ سال کے مقابلہ میں کم ہوئے زیر نظر مالی سال میں اخراجات کی کمی کی وجوہ انعامی شیلڈز، معاشرتی بہبود، بیمار ممبران ادارہ کے لئے عطیات اور پرنٹنگ، اسٹیشنری وغیرہ سے متعلق اخراجات نہ ہونا اور بنک چارجز کا نسبتاً کم ہونا ہے- گذشتہ سال کے جملہ اخراجات = 2,79,041/ روپے تھے جبکہ زیر نظر مالی سال میں جملہ اخراجات- 2,73,763/- رہے زیر نظر مالی سال کی آمدنی بھی گذشتہ سال کے مقابلہ میں کم رہی جس کی وجوہ یہ تھیں - DSC کا سالانہ منافع گذشتہ سال 3,46,220/ روپے تھا جبکہ زیر نظر موجودہ مالی سال میں یہ منافع -/98,910 روپے رہا - ایجوکیشن میموریل فنڈ کی رقم گذشتہ مالی سال میں 1,90,000/- روپے تھی جبکہ زیر نظر موجودہ مالی سال میں یہ رقم صرف -/13,000 روپے رہی - NIT کا منافع گذشتہ مالی سال میں 19,600 روپے تھا جبکہ زیر نظر موجودہ مالی سال میں صرف -/408 روپے رہا - FIB کا منافع گذشتہ مالی سال میں -/19,600 روپے تھا جبکہ زیر نظر موجودہ مالی سال میں صرف -/1400 روپے رہا - عید ملن عطیات گفٹ کارڈ اور بینرز کے سلسلے کی آمدنی گذشتہ مالی سال میں -/55,250 روپے تھی جبکہ زیر نظر موجودہ مالی سال میں 43,000/- روپے رہی -

خازن ادارہ نے مزید کہا تاہم بعض شعبوں میں موجودہ مالی سال میں آمدنی گذشتہ مالی سال کے مقابلہ میں بہتر رہی مثلاً عام عطیات موجودہ مالی سال میں -/6850 روپے رہے جبکہ گذشتہ مالی سال میں اس مد میں کوئی رقم موصول نہیں ہوئی تھی، زیر نظر موجودہ مالی سال میں زکوۃ کی رقوم 1,48,000/- روپے وصول ہوئیں جبکہ گذشتہ مالی سال میں یہ رقم -/124,000 روپے جمع ہوئی تھی -

۳۰ جون ۹۹ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں مالی اثاثوں کے اظہاریہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب وسیم الدین ہاشمی نے بتایا کہ ادارہ کے یہ مالی اثاثے ۹۷-۱۹۹۶ء میں -/1908207 روپے تھے جو ۹۸-۱۹۹۷ء میں بڑھ کر 23,79,800/- روپے ہوگئے جبکہ زیر نظر موجودہ مالی سال میں یہ مالی اثاثے 24,97,805/- روپے رہے جس میں ادارہ نے حکومت کی مختلف بچت اسکیموں میں 15,52,468/- روپے کی سرمایہ کاری کی ہوئی ہے -/888030 روپے قابل وصولیابی ہیں - 53,307/- روپے بنک کیش ہے جبکہ 4000/- روپے K.D.A میں جمع ہیں -

خازن ادارہ نے سالانہ حسابات پیش کرنے کے بعد حاضرین کے سوالات کے اطمینان بخش جوابات دیئے - جملہ خواتین و حضرات نے بالاتفاق ان سالانہ حسابات کی منظوری دی - حسابات تیار کرنے اور انہیں نہایت عمدگی سے پیش کرنے پر خازن ادارہ کو مبارک باد پیش کی اور انکی کوششوں کو سراہا -

اس کے بعد جنرل باڈی میں ادارہ سے متعلق عام امور پر بحث شروع ہوئی جس میں جناب عبدالسلام صاحب، جناب ڈاکٹر سید سعید اختر، جناب سید احمد، جناب سید عثمان غنی راشد اور محترمہ ریحانہ سیف نے بالخصوص نمایاں حصہ لیا - اس بات پر کافی دیر بحث جاری رہی کہ موجودہ حالات میں ادارہ کا ایک مستقل دفتر ہونا چاہیئے یا فی الحال یہ زیادہ سود مند نہ ہوگا جناب عبدالسلام کا کہنا تھا کہ ہر بڑی تنظیم کا ایک دفتر ہوتا ہے اور اس طرح ادارہ کی کارکردگی بہتر طور پر انجام پاتی ہے - ڈاکٹر سید سعید اختر کا بھی کچھ اسی کے مماثل موقف تھا جبکہ دیگر اکثر ممبران ادارہ کا خیال تھا کہ موجودہ حالات میں تنخواہ دے کر دفتر میں کوئی ہمہ وقتی یا جزوقتی ملازم رکھنا ادارہ کے اخراجات میں تین چار ہزار روپیہ ماہانہ کا غیر ضروری اضافہ کرنا ہے جس کا ادارہ متحمل نہیں ہو سکتا - جناب سید احمد اور جناب سید عثمان غنی راشد کا یہی موقف تھا - محترمہ ریحانہ سیف نے کہا کہ وہ ہمہ وقتی یا جزوقتی ملازم دفتر میں بیٹھ کر آخر کیا کریگا؟ جبکہ ابھی تک ادارہ کے کام کا پھیلاؤ اتنا زیادہ نہیں ہے - جنرل باڈی میں بعض ممبران نے مدیر رابطہ جناب سید ضیاء الدین جامعی کی جولائی ۹۹ء (شمارہ -۱۳) کے رابطہ کی تیاری و طباعت کے سلسلہ کی مساعی کو خصوصی طور پر سراہا جنرل باڈی کے اختتام پر ممبران ادارہ کی چائے و متعلقات سے تواضع کی گئی اس طرح یہ میٹنگ انتہائی خوشگوار ماحول میں ختم ہوئی -

سید محبوب حسن واسطی

گہر پارے

غیبی اسباب

کوفہ سے ایک شخص ایسی حالت میں حج کے لئے نکلا کہ اس کے پاس نہ کوئی سواری تھی نہ سر پر ٹوپی اور نہ پیر میں جوتے وہ پیدل حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ ہو لیا ۔ میں نے دیکھا اس کے پاس پیسہ بھی نہ تھا ۔ وہ عجیب مستانہ شان سے چل رہا تھا اور یہ اشعار اس کی زبان پر تھے

نہ باشتر بر سوارم نہ چواشتر زیر بارم
نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر یارم

(میں نہ اونٹ پر سوار ہوں اور نہ اونٹ کی طرح بوجھ تلے دبا ہوا ہوں ۔ نہ کسی رعایا پر حاکم ہوں اور نہ کسی حکمران کا غلام)

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم
نفسے فی زنم آسودہ و عمرے می گذارم

(جو چیز موجودہ ہے نہ مجھے اس کا غم اور نہ جو چیز موجود نہیں اس کی پریشانی آرام و چین کا سانس لیتا ہوں اور اچھا وقت گزارتا ہوں)

اس کے اس استغناء اور مستانہ انداز کو دیکھ کر ایک مالدار اونٹ سوار نے اس سے کہا

اے درویش! کجامی روی ۔ برگرد کہ بہ سختی بمیری

(اے درویش! تو اس قافلہ حج کے ساتھ کہاں چلا ۔ جا لوٹ جا ۔ ورنہ سختیاں جھیلتا جھیلتا مرجائیگا)

اس نے سنی ان سنی ایک کردی اور اسی طرح مستانہ انداز سے قافلے کے ساتھ چلتا رہا ۔ جب یہ قافلہ مکہ اور طائف کے درمیان مقام نخلہ محمود پر پہونچا تو اس مالدار اونٹ سوار کو موت نے آگھیرا اور وہ مکہ پہنچنے سے پہلے ہی ختم ہوگیا ۔ یہ درویش اس مالدار کی میت کے سرہانے آیا اور بولا

ما بہ سختی نہ بمردیم و تو بر بختے بمردی

(ہم پیدل چل کر اتنی سختیاں جھیل جھیل کر بھی نہ مرے اور تو سواری پر سوار ایسے آرام کی حالت میں مرگیا)

شخصے ہمہ شب برسر بیمار گریست
چو روز آمد بمرد و بیمار بزیست

(ایک شخص بیمار پرسی کرنے آیا اور بیمار کے سرہانے روتا رہا ۔ جب دن نکلا تو یہ بیمار پرس تو مر گیا اور وہ بیمار اچھا خاصا صحت مند و تندرست ہوگیا)

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند
کہ خر لنگ جان بمنزل برد

(ایسا اکثر ہوتا ہے کہ ایک تیز رفتار گھوڑا تو گر پڑ گیا اور لنگڑے گدھے نے منزل جالی)

بسکہ درخاک تندرستاں را
دفن کردیم و زخم خوردہ نہ مرد

اور ایسا بھی بسا اوقات ہوتا ہے کہ اچھے خاصے تندرستوں اور صحت مندوں کو تو ہم خاک کے نیچے دبا آئے اور دفن کر دیا اور ایک شدید زخمی بچ گیا

(گلستان سعدیؒ در اخلاق درویشاں)

بزرگی کی نشانیاں

چہار چیز دلیل بزرگی است : علم را عزیز داشتن و بدرا بہ نکوئی دفع کردن و خشم را فرو خوردن و جواب باصواب دادن

چار چیزیں بزرگی کی نشانیاں ہیں (۱) علم سے محبت کرنا (۲) بروں سے نیکی کرنا (۳) غصہ کو پی جانا اور (۴) بات کی حقیقت تک پہنچ جانا اور صحیح جواب دینا

کم سخنی ۔ خاموشی

سینہ ہارا خامشی گنجینہ گوہر کند
یاد دارم از صدف ایں نکتہ سربستہ را

(کم سخنی و خاموشی انسان کے سینہ کو جواہرات کا خزانہ بنا دیتی ہے یہ سربستہ نکتہ میں نے صدف (سیپی) سے سیکھا ہے جس کے سینہ میں موتی چھپا ہوتا ہے جبکہ اس کے لب بند ہوتے ہیں۔

(شیخ فرید الدین عطارؒ ۔ پند نامہ)

دوستی

دوستی چہار درجہ دارو ٭٭٭٭٭ دوستی کے چار درجے ہیں ۔

پہلا ۔ دوست کے گھر جائے اور اسے اپنے گھر بلائے جب ایسا ہو تو اسے دوستی کا ایک چوتھائی حصہ مل گیا

دوسرا ۔ دوست کے گھر جائے اور اس کے یہاں کھائے اور اسے اپنے گھر بلائے اور کھلائے جب ایسا ہو تو اسے دوستی کا آدھا حصہ مل گیا ۔

تیسرا ۔ دوست کو کوئی چیز تحفہ دے اور اگر دوست اسے کوئی تحفہ دے تو اس کا تحفہ قبول کرے جب ایسا ہو تو اسے دوستی کا تین چوتھائی مل گیا ۔

چوتھا ۔ دوست کو اپنا ہم راز بنائے کہ اپنے دل کا راز اس پر ظاہر کر دے اور وہ دوست اس پر اپنا راز ظاہر کرنے میں تامل نہ کرے جب ایسا ہو تو پوری پوری دوستی ہو گئی ۔ (گلزار دبستاں)

ہم بجلیوں کی زد پہ بنائیں گے آشیاں
اظہار عزم و قوت ایماں کریں گے ہم
(سید منصور عاقل)

سیدہ رخسانہ واسطی

راجہ صاحب کی شاعری اور خصوصیات کلام

خود اپنی نظر میں

راجہ صاحب کا مزاج، لب و لہجہ اور رنگ و آہنگ غزل کا پیش رو بنا۔ راجہ صاحب کو خود بھی اپنی قدر و قیمت کا احساس تھا اس لئے وہ ایسے اشعار تخلیق کر پائے کہ

بنتی ہے مل کے حسن اور احساس سے غزل
گرمی سخن میں آتی ہے سوز مدام سے
اے ریاض درد دل کی کہانی سنا چلے
شہرت سے کچھ غرض ہے نہ ہے ننگ و نام سے

راجہ صاحب کے اشعار پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی زندگی ناکامیوں اور محرمیوں کی طویل داستان ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے اشعار میں بھی بجلی کوندتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

کیسی پر سوز نواؤں سے ہے پر ساز حیات
دل کے تاروں پر وہ مضراب لگا کر دیکھیں

بول چال کا انداز

شیخ صاحب کہیں کھل جائے نہ تقویٰ کا بھرم
آپ اس شوخ سے نظریں نہ ملا کر دیکھیں

آپ اور چاہنے والوں سے وفا کے وعدے
خوب ہم سے تو ذرا آنکھ ملا کر دیکھیں

معاشرے کی اصلاح کا پہلو

بنساؤ گے یوں کب آدمیت پر امارت کو
نظام نو کے معمارو ! اٹھو سیل بلا ہو کر

دنیا کی بے ثباتی

ہم اپنی دھن میں تھے بھولے ہوئے غم ہستی
قضاء تلاش میں پھرتی تھی آشیانے کی

راجہ صاحب نے اپنے ذاتی رنج و غم و الم کو اس قدر شائستگی اور برجستگی سے پیش کیا ہے کہ انکی آپ بیتی جگ بیتی بن گئی ہے۔

تہی دل ہیں نظر ویراں مجسم یاس کے نقشے
یہی نادر نمونے ہیں خدا کے صنع خانے کے

اپنے عہد کی ترجمانی

اپنے عہد کی ترجمانی یوں کرتے ہیں:

فروزاں شمع دل کر شعلہ الفت کہ محفل میں
اندھیرا چھا گیا گم آدمیت کا نشاں تک ہے

لگاؤ قہقہے تم نوچ کر ہر پنکھڑی گل کی
گلستاں کی تباہی پر بلک کر ہم بھی دیکھیں گے

تشبیہ و استعارات

شب وعدہ وہ آئے وائے محروی سحر آئی
شب گیسو سے نکلا مہر تاباں آسماں تک ہے

مشکل الفاظ کا استعمال

دو عالم کیا ہیں فتراک جنوں میں لا مکاں تک ہے
خرد ! اسباب کا خنجر ہے سود و زیاں تک ہے

تلمیحی انداز

ہے تم میں تاب و طاقت نظارہ جمال
کہتے ہو پائے ناز پہ سجدہ کریں گے ہم

رندوں کی اک نظر میں ہے صد عالم جمال
کیا طور کی جھلک کی تمنا کریں گے ہم

عشق مجازی کے بارے میں راجہ صاحب فرماتے ہیں

لازم ہے ولا عشق کی عفت پہ نظر ہو
یوں کیجئے الفت کہ انہیں بھی نہ خبر ہو

مزا جب تھا طلب کی راہ میں جل جل کر جیتے جاتا
بیک ساعت پتنگا جل بجھا لو پر فدا ہو کر

الفت کی محرومی کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

کہتا ہے کون یہ مری بالیں پہ وقت نزع
آج اس کے درد دل کا مداوا کریں گے ہم

اموات

نومبر ۹۹ء۔ سید معین الدین صابری۔ لاہور
دسمبر ۹۹ء۔ سید عین الدین والد سید جمیل ہاشمی۔ نیو کراچی
۲۴۔ دسمبر۔ اہلیہ سید اقبال برنی۔ چنیسر گوٹھ۔ کراچی

ولادت

۱۶ نومبر ۹۹ء بُریرہ اشرف نیازی (سید ضمیر حسن واسطی کی نواسی)
۱۲۔ دسمبر ۹۹ء حسام شہزاد واسطی (سید مشیر حسن واسطی مرحوم کا پوتا)

درخواست

ادارہ اخوان السادات کے خود بھی ممبر بنیئے اور اپنے سب گھر والوں کو بھی اس کا ممبر بنائیے۔ ایسا کرنا آپ کا ادارہ کے ساتھ تعاون کرنا ہوگا اور یہ درحقیقت برادری کے بہبود کے کاموں میں حصہ لینا ہوگا۔ ممبر شپ فارم آپ متعمد ادارہ یا خازن ادارہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

خصوصی ملاقات

آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ جناب سید احمد صاحب کا انٹرویو پیش کیا جائیگا جو ہمارے ادارہ کے بزرگ کارکن اور سابق صدر ادارہ ہیں۔

SYEDA ERUM WASTI
B.C.S. (Conti)

THE WORLD OF 2000 A. D.

The World is making such a fast progress that it will'nt be hard for us to visualize about the world of 2000 A. D. New scientific technologies would become common. There will be increase in new researches, inventions and discoveries. Man will no longer toil and moil with his hands and legs. The machines will do most of his work for him. The dreams of push button existence will come true for him.

There will be revolutionary changes with the scientific researches and inventions in the field of Agriculture Industry, Medicine, Communications, and various other fields. Man will be travelling be rocket and spacecrafts to moon mercury and other planets and stars. Computers and robots will be in use in all the fields everywhere. Even most difficult work will be done in a spur of the moment with the aid of the latest, highly developed and latest, highly developed and reliable electronic appliances. Atomic reactors will help us in producing electricity at very cheap rates.

Sincere and honest efforts should be made by the big powers to make the world in 2000 A. D. a safe abode for human beings.

سیدہ ماریہ ندیم واسطی

لطیفے، چٹکلے

گارنٹی

ایک صاحب کپڑے کی دکان پر گئے اور دوکاندار سے مختلف کپڑوں کے تھان نکلوا کر دیکھے وہ ہر کپڑے کو دیکھ کر اس کی گارنٹی پوچھتے۔ دوکاندار کپڑے دکھا دکھا کر تنگ آچکا تھا آخر بہت دیر بعد انہیں ایک کپڑا پسند آیا۔

دوکاندار نے پوچھا۔ "جی کتنا کپڑا دوں؟"

ان صاحب نے جواب دیا "آدھا میٹر دے دیں"

دوکاندار نے حیرت سے پوچھا "صرف آدھا میٹر"

انہوں نے ہنس کر جواب دیا "جی ہاں! دراصل مجھے اپنی ٹوپی سلوانی ہے۔ ویسے اس کپڑے کی گارنٹی کتنی ہے؟"

دوکاندار نے غصے سے جواب دیا "آپ بیفکر رہیں، آپ کا سر پھٹ جائیگا ٹوپی نہیں پھٹے گی"۔

صابن

لڑکا (دوکاندار سے): آپ کے پاس صابن ہے؟"

دوکاندار: "جی ہاں"

لڑکا: ہاتھ دھو کر ۲ کلو چینی دے دیں"

سوئی

پروفیسر صاحب کی بیوی نے کالج اپنے شوہر کو فون کیا "غضب ہوگیا۔ ننھے نے سوئی نگل لی ہے آپ جلدی گھر آیئے"

پروفیسر: اس وقت میں کلاس لے رہا ہوں چالیس منٹ بعد آؤنگا

بیوی: معاملہ کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے فوراً چلے آیئے

پروفیسر: کیا تمہیں سوئی ابھی چاہیئے۔

ذکر

پہلا آدمی (فخریہ دوسرے آدمی سے) آج میرا ذکر اخبار میں آیا ہے۔

دوسرا آدمی: کیا لکھا ہے

پہلا آدمی لکھا ہے پاکستان کی آبادی ۱۴ کروڑ ہوگئی ہے اور ظاہر ہے اس ۱۴ کروڑ میں میں بھی شامل ہوں۔

حلوا

مولوی صاحب (بچے سے): "پڑھو بیٹا! ح سے حلوا۔

ہاں بیٹا حلق سے نکالو: "ح سے حلوا"

ماں گھبرا کر اندر داخل ہوئی اور بولی

"مولوی جی! آپ بچے کے حلق سے حلوا نہ نکلوائیں میں ابھی حلوا بنا کر بھیجتی ہوں"۔

خواب

ایک لڑکے نے اپنے دوست سے کہا میرے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں"

دوسرے لڑکے نے کہا "وہ کیسے؟"

پہلے نے جواب دیا "وہ ایسے کہ کل کلاس میں سوتے ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے استاد مار رہے ہیں اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ سچ مچ مجھے مار رہے تھے۔

خورشید سے وہ آنکھ ملائے تو کیا عجب
دیکھا ہے چاند نے رخ انور حضورؐ کا
(قابل گلاٹھوی)

یہ جتنے رہبر قومی ہیں ان سے بچ زیدی
کہ مستعد نظر آتے ہیں رہزنی کے لئے
(تہور علی زیدی)

سید منصور عاقل

غزل

جرات دید نہیں اذن ملاقات نہیں
قسمت عشق میں پھر کیا ہے اگر مات نہیں

کون سا دن مرا آرام و سکوں سے گزرا
کون سی رات مجھے تلخی حالات نہیں

میرے احساس میں شامل ہے ابھی تلخی غم
میرے حالات ابھی آپ کے حالات نہیں

آپ اب ہوش میں آئے ہیں ذرا غور کریں
مجھ سے غصہ میں کبھی آپ نے کیابات نہیں

آپ سے اور بھی لوگوں کو شکایت ہے حضور
شاکی جور و جفا ایک میری ذات نہیں

یوں حوادث نے محبت میں کیا ہے پامال
اب تو باقی بھی کہیں دل کے نشانات نہیں

آج کیا بات ہے مائل بہ کرم ہیں وہ لوگ
جن سے عاقل ہمیں امید عنایات نہیں

سید ریاض الدین احمد ریاض

غزل

ذرے جو وہاں پہنچے تیری راہ گزر سے
موسوم ہوئے چرخ پہ انجم سے قمر سے

دل سوز جہاں تاب محبت کے اثر سے
کچھ ایسا تعلق ہے مجھے برق و شرر سے

ڈرتا ہوں نہ جل جائے کہیں پردہ ہستی
اور عشق کی عفت پہ لگے داغ نظر سے

بو آہوں کی اور رنگ گلوں میں ہے بو سے
مفہوم گلستان ہے عنادل کے جگر سے

بادہ ہو صراحی بھی ہو ساقی بھی صبو بھی
میں جام کو چھولوں تو گھٹا جھوم کے برسے

سید عبدالوحید فدا گلاؤٹھوی

غزل

دیدہ وادی ایمن کا تماشا ہوں میں
سو چمن جس سے ہیں آباد وہ صحرا ہوں میں

خود بخود جو نظر آئے وہ تماشاہوں میں
آپ ہی آپ جو جم جائے وہ نقشہ ہوں میں

تازہ ہو ہو کے مجھے پھول دعا دیتے ہیں
بارش ابر لطافت کا وہ چھینٹا ہوں میں

ایک جلوے سے مرے دیر و حرم ہیں آباد
شان کعبہ ہوں کبھی جان کلیسا ہوں میں

میری تربت میں میرے ساتھ ہیں لاکھوں جلوے
بے کسی تجھ کو یہ دھوکا ہے کہ تنہا ہوں میں

ذائقہ لطف اٹھائے نہ مزے سے میرے
باصرہ دیکھ نہ پائے وہ تماشا ہوں میں

سامعہ سن نہیں سکتی میری سرگوشی کو
لامسہ چھو نہیں سکتی وہ اچھوتا ہوں میں

وہ مسافر ہوں کہ ہر دل میں ہے منزل میری
اپنے گھر بیٹھے ہوئے بادیہ پیما ہوں میں

ہے مرے حسن دل افروز سے دنیا آباد
اور کہنے کو فدا خاک کا پتلا ہوں میں

سیدہ بشریٰ اشرف نیازی اپنی نوزائیدہ بچی بریرہ نیازی کے ساتھ جو ۱۶ نومبر ۹۹ء کو تولد ہوئی

سید تہور علی زیدی

غزل

وہ اک نظر جو دل سے جگر تک اتر گئی
افسانہ حیات کی تکمیل کر گئی

کیا پوچھتے ہو مجھ سے جوانی کدھر گئی
بس اتنا یاد ہے ادھر آئی ادھر گئی

ان کی نگاہ لطف یہ احسان کر گئی
دامان دل امید کے پھولوں سے بھر گئی

کیا جانے کوئی کیسی قیامت اٹھائے گی
دل سے نکل کے آہ فلک تک اگر گئی

اپنی جگہ قرینے سے ہر شے ہے بزم میں
وہ کیا گئے کہ رونق دیوار و در گئی

دو دن میں ان کے پھول سے چہرے کو کیا ہوا
دو دن میں ان کی چاند سی صورت اتر گئی

زیدی بہ فیض مرگ یہ ثابت ہوا کہ زیست
موتی کی اک لڑی تھی کہ ٹوٹی بکھر گئی

بقیہ صفحہ ۲

کے ساتھ اچھے ہیں اور وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے اچھا ہے)

رازداری

کوئی آپ کو اپنا سمجھ کر کوئی راز کی بات بتادے تو آپ کا فرض ہے اس راز کو اپنے سینہ میں محفوظ رکھیں اور لوگوں سے نہ کہتے پھریں کہ یہ راز بھی امانت کی طرح ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ایک موقعہ پر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت فاطمہؓ بھی ٹہلتی ہوئی ادھر آگئیں۔ حضورؐ نے انہیں مرحبا کہا اور اپنے پاس بٹھا کر ان کے کان میں کوئی بات کہی کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ آپ نے جب ان کی یہ بے قراری دیکھی تو پھر ان کے کان میں کچھ کہا اور اس مرتبہ وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے پہلے رونے اور پھر ہنسنے کا راز معلوم کرنا چاہا مگر انہوں نے یہ کہہ کر بتانے سے انکار کر دیا کہ یہ حضورؐ کا راز ہے اور وہ اسے افشاء نہ کریں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے انہیں قسم دے کر اور انہیں اپنا حق جتا کر وہ راز ظاہر کرنے پر اصرار کیا تو حضرت فاطمہؓ مجبور ہو گئیں اور فرمایا کہ پہلی بار میں آپ کی بات سنکر اس لئے روئی کہ آپ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تھی کہ وہ وقت قریب آگیا ہے اور آپ نے اس کا اس طرح اندازہ لگایا کہ ہر سال حضرت جبرائیلؑ آتے تو مجھے ایک بار قرآن کریم کا ورد کراتے تھے۔ اس مرتبہ دو مرتبہ ورد کرایا جس سے میں یہ سمجھا کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے۔

فاتقی اللہ واصبری فانہ نعم السلف انا لک

(بخاری۔ مسلم)

(پس تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کہ میں تمہارا بہترین سلف و پیش رو ہوں)

میں یہ سن کر جب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو آپ نے مجھے درجہ ذیل یہ بشارت سنائی جسے سن کر میں خوش ہوئی اور ہنس پڑی۔

یا فاطمۃ! اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء المومنین

(اے فاطمہ! کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تو ساری مومنات کی سردار ہوگی)

التماس

برادری کے اہل قلم خواتین و حضرات سے درخواست ہے وہ "رابطہ" میں اشاعت کے لئے ہمیں اپنے مضامین ارسال فرمائیں اور شعراء حضرات ہمیں اپنی شعری تخلیقات سے نوازیں ادارہ ان کا بیحد ممنون ہوگا۔

بچے قدرت کے خوشنما پھول ہیں جن سے کائنات کی رونقوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ ہمیں اپنے تین، چار سال تک کی عمر کے پیارے بچوں کے فوٹوں (بچہ اور اس کے والد کا نام فوٹو کی پشت پر درج ہو) ارسال فرمائیں۔ ہم انہیں "رابطہ" کے صفحات کی زینت بناکر خوشی محسوس کریں گے۔

شکریہ

کوئی تو اس میں فریب ہوگا جسے ضیاء میں سمجھ نہ پایا
نہ جانے کب سے یہ سوچتا ہوں وہ اسقدر مہرباں کیوں ہے

(سید مظفر احمد ضیاء)

مرے بازوؤں میں تھکی تھکی، ابھی محو خواب ہے چاندنی
نہ اٹھے ستاروں کی پالکی، ابھی آہٹوں کا گزر نہ ہو

(بشیر بدر)

سیدہ سعدیہ ندیم واسطی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی جامعیت

یک چراغے است دریں خانہ کہ از پرتوآں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

جن مختلف انسانی طبقوں نے ہم پر احسان کئے وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم پر جن بزرگوں کا احسان ہے وہ انبیاء کرام علیہ السلام ہیں، ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کے سامنے اس زمانے کے مناسب حال اخلاق عالیہ و صفات کاملہ کا ایک نہ ایک بلند ترین معجزانہ نمونہ پیش کیا ۔ کسی نے خصوصی طور پر صبر، کسی نے ایثار، کسی نے قربانی، کسی نے جوش توحید، کسی نے ولولہ حق، کسی نے تسلیم، کسی نے عفت، کسی نے زہد، غرض ہر ایک نے دنیا میں انسان کی پر پیچ زندگی کے راستہ میں ایک ایک مینارہ نور قائم کیا جس سے صراط مستقیم کا پتہ لگ سکے ۔ مگر ضرورت تھی ایک ایسے رہنما کی ایک ایسے رہبر کی جو اس سرے سے لیکر اس سرے تک پوری راہ کو اپنی ہدایات اور عملی مثالوں سے روشن کرے ۔

چاہئے تھا آدمی کی رہبری کو آدمی
مرسلوں کو سربراہ مرسلاں درکار تھا

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے

یاایھاالنبی انا ارسلنک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً ۝

"اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا، اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے پکارنے والا اور ایک روشن چراغ بناکر بھیجا ہے"

محدث خطیب بغدادی کی ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے وقت ندا آئی کہ محمدؐ کو ملکوں ملکوں پھراؤ اور سمندر کی تہوں میں لے جاؤ کہ تمام دنیا ان کو پہچان لے ۔ جن و انس، چرند و پرند، بلکہ ہر جاندار کے سامنے ان کو لے جاؤ، ان کو آدمؑ کا خلق، شیثؑ کی معرفت، نوحؑ کی شجاعت، ابراہیمؑ کی دوستی، اسماعیلؑ کی زبان، اسحاقؑ کی رضا، صالحؑ کی فصاحت، لوطؑ کی حکمت، موسیٰؑ کی سختی، ایوبؑ کا صبر، یونسؑ کی اطاعت، یوشعؑ کا جہاد، داؤدؑ کی آواز، دانیالؑ کی محبت، الیاسؑ کا وقار، یحییٰؑ کی پاکدامنی اور عیسیٰؑ کا زہد عطا کرو اور تمام پیغمبروں کے اخلاق میں ان کو غوطہ دو"۔

حضرت موسیٰؑ کے پاس ہم کو سرگرم شجاعانہ قوتوں کا خزانہ مل سکتا ہے مگر نرم اخلاق کا نہیں، حضرت عیسیٰؑ کے ہاں نرم اخلاق کی بہتات ہے مگر سرگرم اور خون میں حرکت پیدا کرنے والی قوتوں کا وجود نہیں انسان کو ان دونوں قوتوں کی معتدل حالت میں ضرورت ہے ان دونوں قوتوں اور اسی طرح کی اور دوسری قوتوں کی جامع اور معتدل مثالیں صرف پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح میں مل سکتی ہیں

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

محسن انسانیتؐ کی زندگی کا ہر ہر پہلو ہمارے لئے ایک سبق ہے ۔ اگر دولتمند ہیں تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کریں اگر غریب ہیں تو شعب ابو طالب کے قیدی اور مدینے کے مہمان کی کیفیت سنیں، اگر بادشاہ ہوں تو سلطان عرب کا حال پڑھیں اگر رعایا ہیں تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھیں اگر فاتح ہیں تو بدر و حنین کے سپہ سالار کو دیکھیں اگر استاد، معلم ہیں تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدس کو دیکھیں اگر شاگرد ہیں تو روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جمائیں اگر یتیم ہیں تو آمنہؓ کے جگر گوشے کو نہ بھولیں اگر اولاد والے ہیں تو فاطمہؑ کے باپ کا حال پوچھیں ۔ غرض ہم جو کوئی بھی ہوں جہاں کہیں بھی ہوں، ہمارے لئے ہدایت کا چراغ اور راہ نمائی کا نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامعیت کبریٰ کے خزانے میں ہمہ وقت مل سکتا ہے ۔

اب آیئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبرانہ شان کے مظاہر دیکھیے بادشاہ ایسے کہ پورا ملک ان کی مٹھی میں ہے اور بے بس ایسے کہ خود اپنے آپ کو اپنے قبضہ میں نہ جانیں ۔ بلکہ خدا کے قبضہ میں دولتمند ایسے کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ان کے دار الحکومت میں چلے آرہے ہیں اور محتاج ایسے کہ مہینوں ان کے گھر میں چولہا نہ جلے ۔

عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں غلام اور لونڈی بنا کر بھیجے جارہے ہیں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھوں کے چھالے اپنے والد کو دکھاتی ہیں جو چکی پیستے پیستے اور مشکیزے بھرتے بھرتے پڑگئے ہیں لیکن اپنے گھر کے لئے کوئی لونڈی غلام نہیں رکھتے اور فاطمہ جگر گوشہ رسولؐ اسی طرح مشقت کرتی رہیں ۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

بیگم سید عثمان غنی راشد
(سوانحی خاکہ)

سید عثمان غنی راشد کی اہلیہ محترمہ آمنہ نزہت عرف ملکہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو دہلی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا تعلق حکیم اجمل خاں دہلوی کے خاندان سے ہے۔ آپ کے دادا حکیم التماس حسین گوالیار کے شاہی حکیم تھے۔ ابھی آپ نے پاکستان ہجرت نہ کی تھی کہ آپ کے والد جناب انتظام حسین ۱۹۵۰ء میں اللہ کو پیارے ہوگئے اور آپ اپنے چچا جناب اشتیاق حسین صاحب کے ہمراہ ۱۹۵۱ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئیں۔ آپ کے محترم چچا وزارت خوارک، حکومت پاکستان میں Rice Analyser تھے۔

آپ پانچ بھائی بہن ہیں: محترمہ واصفہ نزہت اور محترمہ اطہر نزہت آپ کی دو دوسری بہنیں ہیں۔ محترمہ اطہر نزہت ایڈووکیٹ سید آصف جمیل کی اہلیہ اور ادارہ کے پبلسٹی سیکریٹری سید خرم نظام کی والدہ ہیں۔ آپ کے دو بھائی جناب وارث حسین اور جناب اخلاق حسین ہیں۔ جناب وارث حسین ہانگ کانگ کے ایک بنک میں ملازم ہیں جبکہ جناب اخلاق حسین لاہور میں قالینوں کی برآمدی تجارت کرتے ہیں۔

۱۹۶۱ء میں آپ سید عثمان غنی راشد سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ شادی کے بعد آپ نے ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے B.A اور ۱۹۶۴ء میں کراچی یونیورسٹی سے M.A (اردو) کیا۔ ۱۹۶۵ء سے آپ نے تدریس شروع کردی۔ ۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ کراچی کالج برائے خواتین میں بحیثیت اردو لیکچرار آپ کا تقرر ہوا۔ جہاں آپ اب گذشتہ ۳۳ سال سے اردو ادب کی استاد ہیں اور B.A تک کی طالبات کو اردو پڑھاتی ہیں۔

آپ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹیوں کی شادی سے فارغ ہوچکی ہیں اور بیٹا ابھی زیر تعلیم ہے۔ بڑی بیٹی ڈاکٹر نائلہ عثمان یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء کو پیدا ہوئیں اور ۱۲ جنوری ۱۹۸۵ء کو ادارہ کے سابق معتمد عمومی سید محمد احسن واسطی کے بڑے بھائی سید حماد حسن واسطی سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ یہ بیٹی ایلوپیتھ ڈاکٹر ہے اور نیوجرسی (امریکہ) میں پریکٹس کرتی ہے۔ یہ دو بچوں کی ماں ہے بڑی بیٹی عبیرہ واسطی (عمر چار سال) اور چھوٹا بیٹا ابراہیم واسطی (عمر دو سال)۔

بحیثیت سرپرست بزم ادب گورنمنٹ کالج کراچی برائے خواتین

دوسری بیٹی سیدہ انیلہ عثمان ہے۔ یہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۶ء کو پیدا ہوئی۔ کراچی یونیورسٹی سے M.A (English) کیا۔ PECHS گرلز کالج میں انگریزی کی استاد ہے۔ ۹ جولائی ۱۹۸۵ء کو سید محمد احمد واسطی (مرحوم) کے سگے بھانجے فواد احمد صدیقی فرزند عبدالقیوم صدیقی سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی۔ یہ تین بچوں کی ماں ہیں۔ فراز احمد صدیقی (عمر ۱۳ سال) فرجاد احمد صدیقی (عمر ۱۰ سال) اور انوشے صدیقی (عمر چھ سال)۔

کالج کی طالبات کے سامنے تقریر کرتے ہوئے

تیسری بیٹی عائشہ عثمان کی ۱۲؍اپریل ۱۹۷۰ء کو ولادت ہوئی۔ یہ LLB B.Com ہے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء کو نیوی کے لیفٹیننٹ کمانڈر (Lt.Cdr.) نعمان ارشد سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئی۔ یہ دو سالہ بیٹے ثمر عثمان کی ماں ہے۔

آپ کا بیٹا سید عاطف عثمان ۲۹ اگست ۱۹۷۳ء کو پیدا ہوا۔ اس نے ۱۹۹۴ء میں MBA کیا کچھ عرصہ Engro Urea اور سٹی بنک میں ملازمت کی۔ پھر مزید تعلیم کے لئے امریکہ چلا گیا۔ اب گذشتہ پانچ ماہ سے شکاگو (امریکہ) کی North western university سے M.M (ماسٹر مینیجمنٹ) کا کورس کر رہا ہے۔ یہ ابھی غیر شادی شدہ ہے۔

محترمہ آمنہ نزہت (ملکہ) نے اپنے شوہر کے ساتھ ۱۹۹۷ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور یورپ ریاستہائے متحدہ امریکہ، جنوبی امریکہ، کینڈا، جنوب مشرقی ایشیا (فلپائن ہانگ کانگ وغیرہ) کے سفر کئے۔

آپ گورنمنٹ کراچی کالج برائے خواتین کی بزم ادب اردو کی روح رواں ہیں اور کالج طالبات کے لئے ادبی محافل کا انعقاد کراتی رہتی ہیں۔

ادارہ کے صدور

۱۹۸۴ء کی تنظیم نو کے بعد

۱۔ سید محمد احمد واسطی مرحوم (۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۸ء)

۲۔ سید احمد (۱۹۸۹ء ۱۹۹۲ء)

۳۔ سید محمد احمد واسطی مرحوم (۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۵ء) (دوسری بار)

۴۔ سید عثمان غنی راشد (۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء)

۵۔ سید محبوب حسن واسطی (۱۹۹۸ء تا حال)

تنظیم نو سے پیشتر برادری کے یہ بزرگ مرحومین بالترتیب ادارہ کے صدر رہے:۔ سید امیر حسن امیر، سید محمد حسن سید ناصر الدین (ایڈوکیٹ)، سید محمود حسن اور حافظ سید شفیع الدین، اللہ پاک ان مرحومین کی مغفرت فرمائے۔آمین۔

تنظیم نو کے سلسلے میں ان نوجوانوں اور بزرگوں کی خدمات قابل قدر ہیں۔ سید راشد علی، سید صفدر علی، سید مقصود واسطی، سید نسیم الدین ہاشمی سید جمال واسطی، سید مبشر حسین واسطی، سید احمد و سید بدر الحسن واسطی، جناب عبد السلام، سید محمد احمد واسطی سید عثمان غنی راشد، ڈاکٹر سید ظفر زیدی، سید محمد احسن واسطی، سید مسعود علی رضوی، ڈاکٹر سید سعید اختر زیدی سید طارق محمد علی وغیرہ

ادارہ اخوان السادات۔ گلاؤٹھی

اغراض و مقاصد

The aims and objects of the Idara shall be as follows:

i) To strive for religious, social, cultural and educational and economic advancement of the members of the Idara.

ii) To strive for establishing libraries, reading rooms, maternity homes, health centres, community centres, educational and religious centres for the general facility and benefit of the Muslims in general and in particular for the Members of the Idara.

iii) To render the life of the members of the Idara more pleasant by encouraging social and religious gatherings and by settling their disputes amicably.

iv) To promote unity, cooperation, goodwill and encourage the practice of thrift, self-help and mutual understanding among the members of the Idara.

v) To arrange for the periodical enrolment of members and elections of the society, its managing committees or sub-committees in accordance with the article of association.

vi) To amend, alter or extend the articles of association as provided by law or the articles registered, And

vii) Generally to do all things or lawful act for the achievement of all or any one of the above-noted objects or do all other things which are incidental and related to the afore-said aims.

دستور ادارہ اخوان السادات گلاؤٹھی: ۲ جون ۱۹۶۵ء